

## خطبه (۲۳)

(۴۴) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَكُمْ

جب مصدقہ بن بیرہ شبیانی معاویہ کے پاس بھاگ گیا۔ چونکہ اس نے حضرت کے ایک عامل سے بنی ناجیہ کے کچھ ایسی خریدے تھے۔ جب امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس سے قیمت کا مطالبہ کیا تو وہ بدیانتی کرتے ہوئے شام چلا گیا، جس پر آپ نے فرمایا:

خدام صدقہ کا بُرا کرے! کام تو اس نے شریفوں کا سا کیا، لیکن غلاموں کی طرح بھاگ نکلا۔ اس نے مدح کرنے والے کامنہ بولنے سے پہلے ہی بند کر دیا اور توصیف کرنے والے کے قول کے مطابق اپنا عمل پیش کرنے سے پہلے ہی اسے خاموش کر دیا۔ اگر وہ ٹھہر ارہتا تو ہم اس سے اتنا لے لیتے جتنا اس کیلئے ممکن ہوتا اور بقیہ کیلئے اس کے مال کے زیادہ ہونے کا انتظار کرتے۔

--☆☆--

لَئَنَّا هَرَبَ مَصْدَلَةً بْنُ هُبَيْرَةَ الشَّبَيْبَانِيَّ إِلَى مَعَاوِيَةَ وَكَاتَبَ قَدْ ابْتَاعَ سَبْعِيَّ تَبْنَى تَاجِيَةَ مِنْ عَامِلٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَعْتَقَهُمْ، فَلَمَّا طَالَبَهُ بِالْمَالِ خَاصٍ بِهِ وَهَرَبَ إِلَى الشَّامِ: فَبَعَّدَ اللَّهُ مَصْدَلَةً! فَعَلَّ فِعْلَ السَّادَةِ، وَ فَرَّ فِرَارِ الْعَبِيدِ! فَنَمَّا أَنْطَقَ مَادِحَةً حَتَّى أَسْكَنَهُ، وَ لَا صَدَقَ وَاصِفَةً حَتَّى بَكَّنَهُ، وَ لَوْ أَقَامَ لَاخَذْنَا مَيْسُورَةً، وَ انتَظَرْنَا بِسَائِلِهِ وَفُورَةً.

-----☆☆-----

ط تحلیم کے بعد جب خوارج نے سراٹھیا تو ان میں سے بنی ناجیہ کا ایک شخص خریت ابن راشد لوگوں کو جھڑ کانے کیلئے اٹھکھڑا ہوا، اور ایک جنگی کے ساتھ مار دھاڑ کر تباہ مادائیں کے رخ پر پل پڑا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس کی روک تھام کیلئے زیاد ابن حضہ کو ایک سوتین آدمیوں کے ساتھ روانہ کیا۔ چنانچہ جب مدائیں میں دونوں فریلن کا آمنا سامنا ہوا تو تواریں لے کر ایک دوسرے پر ڈوٹ پڑے۔ انھی ایک آدھ جھڑپ ہی ہونے پائی تھی کہ شام کا اندر ھیرا پھیلنے والا اور جنگ روک دینا پڑی۔ جب صحیح ہوئی تو زیاد کے ساتھیوں نے دیکھا کہ خوارج کے پانچ لاٹے پڑے میں اور خود میدان چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ یہ دیکھ کر زیاد اپنے آدمیوں کے ساتھ بصرہ کی طرف پل پڑا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ خوارج اہواز کی طرف چلے گئے ہیں۔ زیاد نے سپاہ کی قلت کی وجہ سے قدم روک لئے اور امیر المؤمنین علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی۔ حضرت نے زیاد کو واپس بلوالیا اور معقل ابن قیس ریایی کو دو ہزار برد آزماؤں کے ہمراہ اہواز کی طرف روانہ کیا اور وہی بصرہ عبد اللہ ابن عباس کو تحریر فرمایا کہ: بصرہ کے دو ہزار نمیش زن معقل کی نمک کیلئے تجھ دو۔ چنانچہ بصرہ کا دستہ بھی ان سے اہواز میں جاملا اور یہ پوری طرح منظم ہو کر شمن پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہو گئے، لیکن خریت اپنے لاٹکروں لے کر رامہر مزکی پہاڑیوں کی طرف پل دیا۔

یہ لوگ بھی اس کا پتچھا کرتے ہوئے آگے بڑھے اور ان پہاڑیوں کے قریب اس کو آکیا۔ دونوں نے اپنے اپنے شکر کی صفت بندی کی اور ایک دوسرے پر حملے شروع کر دیئے۔ اس جھڑپ کا نتیجہ یہ ہوا کہ خوارج کے تین سو ستر آدمی میدان میں کھیت رہے اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے۔ معقل نے اپنی کارگزاری اور دشمن کے فراری امیر المؤمنین علیہ السلام کو اطلاع دی تو حضرت نے تحریر فرمایا کہ انہی تم ان کا پتچھا کرو اور اس

طرح انہیں بھنجھوڑ کر رکھ دو کہ پھر سر اٹھانے کا ان میں دم نہ رہے۔ چنانچہ اس فرمان کے بعد وہ اپنا شکر لے کر آگے بڑھے، اور محترم فارس کے ساتھ پر اسے پالیا کہ جہاں اس نے لوگوں کو بہلا پھسل کر اپنا ہمنوا بنا لیا تھا اور ادھر ادھر سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر اچھی خاصی جمعیت بہم پھیلائی تھی۔ جس وقت معقل وہاں پر پہنچے تو آپ نے پہلے امان کا جھنڈا بلند کیا اور اعلان کیا کہ جو لوگ ادھر ادھر سے جمع ہونگے یہیں، وہ الگ ہو جائیں ان سے تعریض نہ کیا جائے گا۔ اس اعلان کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی قوم کے علاوہ دوسرے لوگ چھٹ گئے۔ اس نے انہی کو منظم کیا اور جنگ چھیڑ دی، مگر کوفہ و بصرہ کے سرفوں نے تیغ زنی کے وہ جو ہر دھماکے کہ دیکھتے ہی دیکھتے باغیوں کے ایک سوترا آدمی مارے گئے اور خیریت سے نعمان ابن صہبہ ان نے دو دو ہاتھ کئے اور آخر سے مار گرایا جس کے گرتے ہی دشمن کے قدم اکھڑ گئے اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

اس کے بعد معقل نے ان کی قیام گاہوں میں جتنے مرد، عورتیں اور بچے پائے انہیں ایک جگہ جمع کیا۔ ان میں جو مسلمان تھے ان سے بیعت لے کر انہیں رہا کر دیا اور جو مرتد ہو گئے تھے انہیں اسلام قبول کرنے کیلئے کہا۔ چنانچہ ایک بوڑھے نصرانی کے علاوہ سب نے اسلام قبول کر کے رہائی پائی اور بوڑھے کو قتل کر دیا گیا اور جن بنی ناجیہ کے عیسائیوں نے اس شوشانیگزی میں حصہ لیا تھا انہیں ان کے اہل و عیال سمیت کہ جن کی تعداد پانچ سو تھی اپنے ہمراہ لے لیا اور جب معقل اردشیرخہ (ایران کا ایک شہر) پہنچ تو یہ قیدی وہاں کے حاکم مصقلہ ابن بیبرہ کے سامنے پیچے چلائے اور گڑگڑا کر اس سے انتباہیں کیں کہ ان کی رہائی کی کوئی صورت کی جائے۔ مصقلہ نے ذہل ابن حارث کے ذریعے معقل کو کھلوایا کہ ان اسیروں کو میرے ہاتھ پیچ دو۔ معقل نے اسے منتظر کیا اور پانچ لاکھ درہم میں وہ اسیروں کے ہاتھ پیچ ڈالے اور اس سے کہا کہ ان کی قیمت جلد از جلد امیر المؤمنین علیہ السلام کو تین دو۔ اس نے کہا کہ میں پہلی قسط ابھی پیچ رہا ہوں اور باقیہ قطیں بھی جلد پیچ دی جائیں گی۔ جب معقل امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا تو یہ سارا واقعہ ان سے بیان کیا۔ حضرت نے اس اقدام کو سراہا اور کچھ دنوں تک قیمت کا انتشار کیا، مگر مصقلہ نے ایسی پیچ سادھی لگوایا اس کے ذمہ کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ آخر حضرت نے ایک قاصد اس کی طرف روانہ کیا اور اسے کھلوایا جیسا کہ یا تو قیمت بھیجو یا خود آؤ۔ وہ حضرت کے فرمان پر کوفہ آیا اور قیمت طلب کرنے پر دولاکھ درہم پیش کر دیئے اور بقا یا مطالبہ سے پہنچنے کیلئے معاویہ کے پاس چلا گیا جس نے اسے طبرستان کا حاکم بنادیا۔ حضرت کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے جن کا ماحصل یہ ہے کہ: اگر وہ ٹھہر ارہتا تو ہم مال کی وصولی میں اس سے رعایت کرتے اور اس کی مالی حالت کے درست ہونے کا انتظار کرتے، لیکن وہ تو ایک نمائشی کارنامہ دکھا کر غلاموں کی طرح بھاگ نکلا۔ ابھی اس کی بلند حوصلگی کے چرچے شروع ہی ہوئے تھے کہ زبانوں پر اس کی دنامت ولپستی کے تذکرے آنے لگے۔

